Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۴

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۸ | اتوار ۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ ۵ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش ۵ فروری ۱۹۸۴ء | نمبر ۳۰

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سے متعلق تازہ اطلاع

(۴ فروری ۱۹۸۴ء)

"متلی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے رات نیند بھی نہیں آئی"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ (آمین)

جماعت احمدیہ المقدس بیت المقدس میں واقع شعائر اسلام کی حفاظت کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار ہے

جب وقت آئے گا تو دنیا دیکھے گی کہ احمدی ہر جہاد میں سب سے آگے آگے ہیں

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان شعائر اسلام کی حفاظت فرمائے اور یہود کے بداراد وں سے محفوظ رکھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ:

ربوہ ۳ تبلیغ / فروری۔ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ بیت المقدس میں واقع شعائر اسلام کی حفاظت کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔ جب وقت آیا تو خدا تعالیٰ احمدیوں کو توفیق دے گا اور دنیا دیکھے گی کہ احمدی اس جہاد میں سب سے آگے آگے ہوں گے۔ ان خیالات کا اظہار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ کے دوران فرمایا۔

حضور نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا۔ عرب دنیا سے یہ پریشان کن خبر آئی ہے کہ کسی یہودی نے مسجد اقصیٰ کو ہم سے اڑانے کی ذلیل اور کمینی حرکت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اسے اپنے اس مذموم مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ مسلمانوں کے مقدس مقامات کے بارے میں یہود کے نہایت خبیثانہ ارادے ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ آہستہ آہستہ مسلمانوں کے مقدس مقامات کو تباہ کر دیا جائے اور مسلمان انہیں بھول جائیں پھر ان جگہوں پر یہود اپنے معابد تعمیر کریں۔

حضور نے فرمایا۔ مساجد نابود ہونے سے مسلمان تو نابود نہیں ہوں گے مگر شعائر اللہ کا قوموں کی زندگی سے بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے اور شعائر اللہ کی بہت بڑی عظمت ہوتی ہے اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بظاہر کپڑے کے بنے ہوئے جھنڈے کی حفاظت کی بہت تلقین فرمائی اور صحابہؓ نے اپنی جانیں قربان کر دیں مگر جھنڈے کو زمین پر نہ گرنے دیا۔ اس سلسلے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جھنڈے کی حفاظت کا ایک ایمان افروز واقعہ سنایا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ اگر یہود کو پتہ لگ جائے کہ مسلمان بوڑھے بچے اور جوان سب کے سب اپنے شعائر کی حفاظت کے لئے کٹ مریں گے تو وہ مسلمانوں کے شعائر کی بے حرمتی کی جرأت نہ کر سکیں گے۔

حضور نے فرمایا ہم بھی اپنے ان شعائر کی حفاظت کے لئے حاضر ہیں۔ ان مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کی خاطر جماعت احمدیہ ہر قربانی کے لئے تیار ہے۔ یہ ہے وہ جہاد جو قرآن کریم نے بیان کیا ہے اور اس جہاد میں جماعت احمدیہ بڑھ چڑھ کر حصہ لے گی۔

حضور نے احباب جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اگر فی الحال آپ کو اس جہاد میں حصہ لینے کا موقع نہیں دیا جا رہا اور آپ کے ساتھ فی الحال نفرتیں کی جا رہی ہیں تو آپ یہاں بیٹھ کر دعا کے جہاد میں تو شامل ہو سکتے ہیں۔ جنگ بدر بھی تو اسی خیمے میں جیتی گئی تھی جس میں بیٹھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبول دعا ہی کا اثر تھا کہ میدانِ جنگ میں صحابہؓ کو عظیم الشان فتح نصیب ہوئی۔ اس لئے بیت المقدس کے شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت فرمائے اور یہود کے بداراد وں سے محفوظ رکھے جب وقت آئے گا اور خدا تعالیٰ توفیق دیگا۔ تو انشاء اللہ دنیا دیکھے گی۔ احمدی ہر جہاد میں سب دنیا سے آگے آگے ہوں گے۔

ربوہ ۳ تبلیغ / فروری۔ آج یہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ ھمزۃ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے ایٹمی جنگ کی خبر دی ہے۔ یہ ایٹمی جنگ ایسی آگ اور تباہی لائے گی جس کی ایک ایک تفصیل اس سورۃ میں درج ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ایٹمی تباہی کی سائنسی تفاصیل کو اس سورۃ کی بیان کردہ تفاصیل پر منطبق فرماتے ہوئے ایک بالکل نئی۔ دلچسپ اور فکر و تدبر کی گہرائی پر مبنی تفسیر قرآن کریم بیان فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی صفاتِ عفو اور ستاری کو بھلا دینے کے نتیجہ میں جو بدیاں پیدا ہوتی ہیں وہ بڑھتی بڑھتی جب انفرادی سطح سے قومی سطح اور بین الاقوامی سطح پر پھیل جاتی ہیں تو اتنی مکروہ اور بھیانک شکل اختیار کر جاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں ملوث قومیں تباہ کر دیئے جانے کے قابل ہو جاتی ہیں۔ ان برائیوں میں غیبت، عیب چینی، فحشاء کو پھیلانا، پیٹھ پیچھے برائی، سامنے برائی، مخفی پروپیگنڈا کرنا، قوموں اور گروہوں کو متفرق کر دینا، ذلیل، رسوا اور بے طاقت و بے حیثیت کر دینا، مخالفت کرنا، جھوٹے الزامات لگانا شامل ہیں اس کے علاوہ مال کی حرص رکھنا، مال پر گھمنڈ کرنا، اور یہ تکبر کرنا کہ اب ہم کو کوئی نیچا نہیں دکھا سکتا وغیرہ۔ یہ ایسی برائیاں ہیں جو دنیا بھر میں انفرادی اور قومی سطح پر پھیل چکی ہیں اور اس سورۃ کے مطابق اللہ کے غضب کو دعوت دینے والی ہیں۔

حضور نے احباب جماعت کو تحریک فرمائی کہ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے دعائیں کریں کیونکہ اب صرف جماعت احمدیہ کی دعائیں ہیں جو ان کو بچا سکتی ہیں اور کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔

خطبہ ثانیہ میں حضور نے بارش کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اور افریقہ اور پاکستان میں بھی خشک سالی کی پریشانی کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ افریقہ میں غانا کے علاوہ ایک اور ملک میں بھی اللہ نے فضل فرمایا ہے اور خوب بارش ہوئی ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ (باقی صفحہ ۵ پر)

ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عام ملاقاتیں تا اطلاع ثانی بند رہیں گی (پرائیویٹ سیکرٹری)

جماعت احمدیہ کی پینسٹھویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی پینسٹھویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰، ۳۱ مارچ / اور یکم اپریل (شہادت ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء) بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار منعقد ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ - پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر عبدالحی - مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت - دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

خطبہ جمعہ

انبیاء میں سے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مقام ملا کہ اللہ نے آپ کو امین کہا

آنحضرت کا مقام بلحاظ امانت جتنا بلند ہے اسی قدر آپ کے غلاموں کی ذمہ داریاں بڑھتی چلی جاتی ہیں

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں نے دنیا کی تاریخ میں امانت کا اعلیٰ ترین معیار قائم کر کے دکھا دیا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم نے دنیا میں امانت کا وہی معیار پھر سے قائم کرنا ہے:

دنیا نے امانت کی جو بازی ہاری ہے ہم نے اس کھوئی ہوئی بازی کو جیت کر پانسہ پلٹنا ہے:

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ بتاریخ ۹ فتح ۱۳۶۳ ہش مطابق ۹ دسمبر ۱۹۸۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے۔ انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

نوٹ: یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کروا رہا ہے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

"اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝"

(التکویر ۸۱ - آیت: ۲۰ تا ۲۲)

اور پھر فرمایا:-

"گزشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے امانت سے متعلق کچھ بیان کیا تھا لیکن یہ مضمون اتنا وسیع ہے کہ تمام شریعت پر حاوی ہے۔ یہ ایسی بنیادی صفت ہے جس سے حقیقت میں شریعت کا مضمون پھوٹتا ہے اور دونوں پہلوؤں سے اس کا تعلق ہے یعنی حقوق اللہ سے بھی اور حقوق العباد سے بھی۔

یہ مضمون چونکہ بہت وسیع تھا اس لئے مجھے خیال آیا کہ ایک خطبے کی بجائے دو خطبوں میں کچھ اس کے متعلق بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس دوران الفضل میں بعض بڑے اچھے مضامین شائع ہوئے جنہوں نے میرے کام کو آسان کر دیا اور اس مضمون کو سمیٹ دیا۔ بہت سی احادیث ہیں جن کا اس مضمون کے ساتھ تعلق تھا وہ الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ جماعت نے ان سے یقیناً استفادہ کیا ہوگا۔

میں نے گزشتہ خطبہ میں بیان کیا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امانت میں بلند ترین مقام

پر فائز تھے۔ اگرچہ ہر نبی کو امین ہونا لازم ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کسی کو رسول بنائے اور امین نہ بنائے بلکہ امین ہونا نبوت کے لئے شرط اول ہے جب تک کوئی امین نہ ہو اللہ تعالیٰ نبوت اور رسالت کی امانت اس کے سپرد نہیں فرماتا۔ لیکن قرآن کریم کے مطالعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی شان دو پہلوؤں سے نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ اول یہ کہ قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی انبیاء کے امین ہونے کا ذکر ہے وہاں یا تو انبیاء نے خود اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ دیکھو! ہم امین ہیں اور جب دنیا کے معاملات میں امین ہیں اور تم جانتے ہو کہ ہم امین ہیں تو خدا کے معاملہ میں ہم کیسے امانت میں خیانت کر سکتے تھے۔ دوم یہ کہ قوم نے ان کو امین کہا اور دوسروں نے ان کے حق میں گواہی دی کہ یہ امین ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور رسول کے متعلق خدا تعالیٰ کی یہ گواہی نہیں ملتی کہ یہ امین ہے۔ یہ صرف اور صرف حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اعزازی مقام حاصل ہے کہ آپ کی امانت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے خود گواہی دی کہ یہ امین ہے۔ چنانچہ جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے۔ ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَاِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝"

کہ دیکھو! یہ قول جو قرآن کریم کی صورت میں تم سن رہے ہو یہ ایک ایسے رسول کا قول ہے جو صاحب قوت ہے۔ اس کو

غیر معمولی قویٰ

بخشے گئے ہیں۔ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ اس کا مقام آسمان پر خدائے ذو العرش کے نزدیک بہت بلند ہے۔ آسمان کا لفظ عرش کا صحیح ترجمہ تو نہیں ہے۔ یوں کہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے قریب تر اس کا مقام ہے، گویا بلند ترین مقام پر فائز ہے۔ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ۔ اس کی شان یہ ہے کہ یہ کامل طور پر مطاع بنایا گیا۔ ہر پہلو سے، ہر لحاظ سے تمام دنیا کو اس کا مطیع بنا دیا گیا ہے ثَمَّ اَمِيْنٍ اس مقام پر فائز ہونے کے باوجود، اس عظیم الشان قوت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقام کو حاصل کرنے کے باوجود پھر بھی یہ امین ہے یعنی ذی العرش مکین ہونے کے لحاظ سے اللہ کی امانت کا حق بھی پوری طرح ادا کر رہا ہے اور لوگوں کا مطاع بننے کے باوجود عرش کے رب کی طرف سے اس کو کلی اختیارات سونپے گئے، اس کا ہو کر تم میں نازل ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رنگ میں اس کو مالکیت کے حقوق عطا کئے گئے۔ اس کے باوجود تم سب کی امانتوں کا بڑی تفصیل سے خیال رکھنے والا ہے یعنی اس میں

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں درجہ کمال

کو پہنچنے کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

ضمناً اس سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ جس طرح انگریزی کا محاورہ ہے:۔

"ABSOLUTE POWER CORRUPTS ABSOLUTELY"

یعنی جب اقتدار کامل ہو جائے، کسی کے ہاتھ میں مکمل اختیار آجائے تو اتنا ہی کامل طور پر وہ بددیانت اور بداخلاق ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کلی اختیارات ایسی ڈکٹیٹر شپ کو پیدا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں انسان اپنے آپ کو انسانی حقوق اور ان کے خیالات سے، انسانی احساسات اور ان کی ضروریات سے مبرا سمجھنے لگ جاتا ہے اور اسی شدت کے ساتھ جس شدت کے ساتھ اسے طاقت ملتی ہے وہ بداخلاق اور بددیانت ہو جاتا ہے۔ لیکن قرآن نے اس کے بالکل برعکس مضمون بیان فرمایا ہے۔ جس میں دنیا کے اقتدار اور دنیا کی حکومتوں سے مختلف تصور پیش فرمایا ہے اور صرف تصور ہی نہیں بلکہ ایک کامل نمونہ کی شکل میں اس کو حقیقت بنا کر دکھا دیا۔ فرمایا عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ۔ صاحب عرش کا نمائندہ ہے، اس کے حضور حاضر ہے۔ اس سے بڑا اقتدار دنیا میں کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا کہ وہ تمام کائنات کے مالک خدا کی نظر میں اتنا قریب ہو جائے، اتنا پیارا ہو جائے کہ گویا ہر وقت اس کی آنکھ کے سامنے اور اس کے قرب میں رہتا ہے مُطَاعٍ اور اس کی طرف سے مطاع بنا دیا گیا ہے، تمام عالم کو اس کا مطیع کر دیا گیا۔ ثَمَّ اَمِیْنٍ اس کو

تمام عالم کا مطاع اور امیر

مقرر فرما دیا گیا ہے۔ پھر بھی دیکھو کیسا امین ہے۔ کتنی باریکی اور لطافت کے ساتھ تمہارے حقوق ادا کر رہا ہے۔ امانت کا حق اپنے رب کی طرف سے بھی ادا کر رہا ہے اور بنی نوع انسان کی طرف سے بھی ادا کر رہا ہے۔

قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور امین جو دوسرا امتیاز بخشا ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ روح القدس ہر نبی پر ظاہر ہوتا رہا اور وہ امین بھی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا تمام انبیاء امین ہیں روح القدس بھی امین ہے۔ اس کا نام روح الامین رکھا گیا۔ لیکن کسی اور نبی کی وحی کے ساتھ روح القدس کے علاوہ روح الامین کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ یعنی روح القدس کا نازل ہونا تو ملتا ہے لیکن روح الامین کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ اور جب کسی شخص کی خاص صفت کو نمایاں طور پر بیان کیا جاتا ہے تو مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ بدرجہ خاص پوری ہو گئی۔ چنانچہ جب آپ خدا سے دعا کرتے ہیں اور رحم کی التجا کرتے ہیں تو اس وقت یہ تو نہیں کہتے کہ اے قہار خدا ہم پر رحم فرما۔ اس وقت رحمان اور رحیم ہی یاد آتا ہے لیکن جب دشمن کے ظلم سے تنگ آکر اپنے رب کو یاد کرتے ہیں تو اس وقت رحمان اور رحیم کی بجائے قہار کا لفظ آپ کے ذہن میں جلدی آتا ہے کیونکہ یہ ایک طبعی بات ہے۔ پس روح الامین کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دوسروں کے لئے امین نہیں تھا۔ وہ تو ایک صفت لازمہ ہے اور مراد یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب نازل ہوا تو درجۂ خاص کی صفت امانت نے اپنے جلوے دکھائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنی تفسیر کبیر میں اس آیت پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس خصوصی ذکر سے مراد یہ تھی کہ جیسی حفاظت اس کلام کو ملے گی ویسی کبھی کسی اور کلام کو نہیں دی گئی یعنی نزول کے وقت کی حفاظت تو سب کو حاصل ہوتی ہے لیکن ان معنوں میں حفاظت کہ لفظی حفاظت بھی اس کو عطا ہو اور اس کے معانی کی حفاظت کا بھی مستقلاً انتظام کیا جائے۔ روح الامین کے نازل ہونے سے متعلق یہ پیشگوئی تھی۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بلحاظ امانت جتنا بلند ہوتا چلا جاتا ہے اسی قدر

آپؐ کے غلاموں کی ذمہ داریاں

بھی ساتھ ساتھ بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ کا ایک بہت ہی پیارا اظہار اس وقت ہوا جب فتح مکہ کے وقت خانہ کعبہ کی چابیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کی گئیں چنانچہ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی:۔

"اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا ۙ وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ۚ"

(النساء - آیت : ۵۹)

کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم اپنی امانتوں کو ادا کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کیا کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ سے باہر تشریف لاتے وقت اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے۔ اس سے پہلے کبھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے اس کی تلاوت نہیں سنی گئی۔ یعنی اسی وقت نازل ہوئی۔ مفسرین اس کی شان نزول یہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ سوال کیا کہ یا رسول اللہ اب آپ ہمارے پانی پلانے کے اعزاز کے ساتھ اس اعزاز کو بھی ملا دیں۔ یعنی ہم خانہ کعبہ کے دربان بھی شمار ہوں۔ اس سے پہلے پانی پلانے کا اعزاز الگ خاندان کو حاصل تھا اور خانہ کعبہ کی دربانی کا اعزاز الگ خاندان کو۔ لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس درخواست کی طرف توجہ نہ فرمائی اور پوچھا کہ عثمان بن ابی طلحہ کہاں ہے جب ان کو آنحضورؐ کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا تو آپؐ نے خانہ کعبہ کی چابیاں ان کے سپرد فرمائیں کیونکہ وہ اس خاندان سے تعلق رکھتے تھے جس کے سپرد پہلے خانہ کعبہ کی دربانی کا فریضہ تھا۔ چنانچہ مفسرین لکھتے ہیں کہ گویا یہ آیت حضرت عثمان بن ابی طلحہ کے حق میں نازل ہوئی تھی اور اس آیت کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو چابیاں پکڑا دی تھیں حالانکہ اس آیت کا اصل منشاء کچھ اور ہے وہ ان کے ذہن میں نہیں آیا۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ

خانہ کعبہ کی تعمیر کا مقصد اعلیٰ

یہ تھا کہ اس میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی عبادت کریں کیونکہ خدا کی خاطر بنائے گئے گھروں میں سے سب سے اعلیٰ اور سب سے افضل خانہ کعبہ تھا اور اس کی شان مکینوں سے تھی نہ کہ عمارت سے۔ عمارت کی ظاہری شان تو کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ یہ وہی خانہ کعبہ تھا جس میں سینکڑوں بت اکٹھے ہو گئے تھے اور جس میں ایسے گندے اور عشقیہ اشعار پر مشتمل قصیدے لٹکائے ہوئے تھے جن کو کوئی انسان کسی شریف مجلس میں پڑھ کر سنا بھی نہیں سکتا۔ پس اس عمارت کی شان تو اس کے مکینوں سے تھی۔ اسے تو خدا کے انبیاءؑ نے شان بخشی جو خدا کی خاطر اس گھر میں آیا کرتے تھے اور اس کی عبادت کیا کرتے تھے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے جنہوں نے پہلے اس عمارت کو شان بخشی۔ پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے جنہوں نے اس کو شان بخشی۔ لیکن ابھی تک اس کا مقصد اعلیٰ پورا نہیں ہو سکا تھا اور جس مقصد کی خاطر یہ عمارت تعمیر ہوئی وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ پورا ہونا تھا تب خانہ کعبہ کی چابیاں حضورؐ کے سپرد کی جانی تھیں۔

پس اللہ تعالیٰ یہ خوشخبری دے رہا تھا کہ آج وہ دن ہے جب کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کا مقصد پورا ہو رہا ہے، دیکھو! یہ گھر اس کے سپرد کیا گیا ہے جس کی خاطر بنایا گیا تھا۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عجیب شان ظاہر ہوتی ہے اور مطاع ثَمَّ اَمِیْنٍ کی تفسیر اس طرح ہمیں معلوم ہوئی کہ جب کامل طور پر آپؐ کو مطاع بنا دیا گیا اور جب بیت اللہ آپؐ کے سپرد کر دیا گیا تو پھر بھی آپؐ نے امانت کی ایسی باریک راہوں کو اختیار فرمایا کہ بطور انعام اور بطور عطا خانہ کعبہ کی چابیاں اس شخص کے سپرد کر دیں جس کے خاندان میں پہلے بھی چابیاں ہوتی تھیں۔ اور یہ بطور حق نہیں تھا بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

شانِ امانت کی انتہاء

ہے کہ جب خدا نے خانہ کعبہ آپؐ کے سپرد کر دیا تو پھر آپؐ نے از خود اس کو کسی کے سپرد کرنا تھا اس کے لئے آپؐ نے اس شخص کو چنا جس کے خاندان کو چابیاں رکھنے کا اعزاز حاصل تھا۔

پس اس آیت کی شان نزول تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق رکھتی ہے نہ کہ عثمان بن ابی طلحہ سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی امانت کے انتہائی اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور اپنے غلاموں کی بھی اسی رنگ میں تربیت فرمائی یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی امانت کے حق اور اس کی باریک راہوں کو سمجھنے لگ گئے۔ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ کھیل رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وآلہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لئے بھجوایا، میں جب ذرا تاخیر سے گھر آیا تو میری ماں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا بات ہے آج تم گھر تاخیر سے آئے ہو تو میں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کسی کے پاس پیغام دے کر بھجوایا تھا اس لئے مجھے دیر ہو گئی تو ماں نے پوچھا کیا بات تھی آپ نے کہا میں تمہیں کیوں بتاؤں یہ تو میرے آقا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانت ہے۔ مجھے تو حضورؐ نے اجازت نہیں دی کہ میں تجھے بتاؤں۔ ماں نے کہا ہاں بیٹے! کسی کو بھی نہ بتانا اسی طرح امانت کے حق ادا ہوتے ہیں۔ پس کتنی باریک تعلیم تھی اور کتنا گہرا اثر چھوڑا ہے اپنے غلاموں پر کہ

بچے بھی امانت کے راز سمجھ گئے

اور امانت ایسے عظیم الشان مقام پر پہنچی کہ اس سے پہلے تاریخ میں دنیا نے کبھی ایسے امین نہیں دیکھے تھے اور یہ اثر بڑی دیر تک امتِ مسلمہ میں جاری رہا۔

گبن ایک مشہور مؤرخ ہے۔ وہ ایک مسلمان بادشاہ کی امانت کے اس معیار کا ذکر کرتے ہوئے حیرت کے ساتھ اپنا سر جھکا لیتا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت میں پیدا کیا تھا۔ وہ اس بات کا واضح طور پر ذکر کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ یہ جو میں واقعہ بیان کر رہا ہوں اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امانت پر اتنا زور دیا ہے اور امت کو امانت کی ایسی باریک راہوں پر چلایا ہے کہ یہ اسی کا فیض تھا کہ سینکڑوں سال بعد یہ واقعہ رونما ہوا۔ الپ ارسلان کا بیٹا ملک شاہ جب بادشاہ بنا تو چونکہ اس کے والد ایسے وقت میں گزر گئے جب کہ اس کی عمر ابھی چھوٹی تھی تو شریکوں اور رشتہ داروں نے اپنی اپنی جگہ حکومتوں کے اعلان کرنے شروع کر دیئے جس سے ملک میں ایک عام بغاوت کی فضا پیدا ہو گئی۔ اس وقت اُن کا ایک مشہور وزیر طوسی چونکہ شیعہ تھا اُس نے ان کو کہا کہ کیوں نہ ہم امام موسیٰ رضاؑ کی قبر پر چلیں اور وہاں دعا کریں۔ اس دعا کا خاص اثر ہوگا۔ ملک شاہ نے یہ بات مان لی۔ وہ دونوں حضرت امام موسیٰ رضاؑ کی قبر پر گئے اور دعا کی۔ دعا کے بعد ملک شاہ نے اپنے وزیر سے پوچھا کہ بتاؤ تم نے کیا دعا کی تھی؟ وزیر نے جواب دیا کہ میں نے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح نصیب فرمائے۔ پھر وزیر کے پوچھنے کے بغیر انہوں نے کہا کہ جانتے ہو میں نے کیا دعا کی تھی؟ میں نے یہ دعا کی تھی کہ اے خدا اگر میرے چچازاد بھائی مجھ سے زیادہ اس امانت کے اہل ہیں کہ تیری مخلوق پر اور مسلمانوں پر حکومت کریں تو اے خدا! آج کے دن تو میری جان اور میرا تاج و تخت مجھ سے واپس لے لے میں اس کا اہل نہیں ہوں۔

یہ واقعہ بیان کر کے گبن لکھتا ہے کہ

ساری انسانی تاریخ میں

امانت کا اس سے زیادہ روشن واقعہ کوئی پیش نہیں کر سکتا لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتا ہے کہ جانتے ہو کیوں ایسا ہوا؟ اس لئے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (وہ تو صرف محمد لکھتا ہے) نے اپنی امت کو امانت کے یہ طور اطوار اور یہ ادائیں سکھا دی تھیں اس وجہ سے ملک شاہ نے یہ دعا کی تھی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جب آہستہ آہستہ امانت ضائع ہو گئی اور حضور اکرمؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق ضائع ہوئی کیونکہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ آئندہ جب ساعت آئے گی تو ساعت سے پہلے جو نشانیاں ہیں ان میں ایک اہم نشانی یہ ہوگی کہ امانتیں ضائع کر دی جائیں گی۔ لوگ بددیانت اور خائن ہو جائیں گے جیسا کہ اس زمانہ میں ہر کسی کو یہ نظر آ رہا ہے۔

ساعت کے لفظ میں خوشخبری تھی۔ مطلب یہ نہیں تھا کہ فوراً ساعت آ جائیگی اور پھر معاملہ ختم ہو جائے گا بلکہ اس ساعت کو مسیح کی آمد ثانی کے ساتھ وابستہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ روحانی قیامت آنی تھی اور یہ دراصل مسیحؑ کے آنے کی نشانی تھی کہ جب بددیانتی عام ہو جائے گی۔ خیانت شروع ہو جائے گی اور امانت اُٹھ جائیگی اس وقت اللہ تعالیٰ اس مسیحؑ کو بھیجے گا جس کے ساتھ ایک ساعت تو آ جائیگی۔

ایک روحانی انقلاب برپا ہو جائے گا

مٹتا ہوا اسلام دوبارہ اُجاگر ہو جائے گا۔ پھر یہ دلوں میں داخل ہوگا، پھر یہ اعمال میں جاری ہوگا اور دنیا کے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے گا چنانچہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے امین بنایا اور روح الامین کو آپؐ پر نازل فرمایا۔ اس کا ایک یہ بھی تقاضا تھا کہ آپؐ کی امانت کو ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا۔ دوبارہ ایسا نظام جاری کیا جائے گا کہ یہ مٹتی ہوئی امانتیں پھر دوبارہ واپس آ جائیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی الہاماً امین فرمایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو الہاماً فرمایا:—

"سلام علیک یا ابراھیم انک الیوم لدینا مکین امین"

کہ اے ابراہیم تو! اے اس نئے دور کے ابراہیم!! تجھ پر سلامتی ہو انک الیوم لدینا مکین امین اس زمانہ میں میرے حضور تو ہی مکین اور امین ہے۔

پس ہم تو تجدید عہد کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا کر دوسری ذمہ داریوں کے نیچے آ گئے۔ ہمارا تو بہت زیادہ فرض ہے کہ ہم اس امانت کے حق کو ادا کریں اور اسے مٹنے نہ دیں۔ لوگ غلط فہمی سے یہ سمجھتے ہیں کہ امانت بڑی بڑی چیزوں میں تو ٹھیک ہے چھوٹی چھوٹی چیزوں میں کیا فرق پڑتا ہے حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں جو سبق سکھایا ہے وہ یہ ہے کہ امانت شروع ہی چھوٹی باتوں سے ہوتی ہے۔ جو شخص چھوٹی باتوں میں امانت کا حق ادا نہیں کرتا وہ بڑی باتوں میں اس کا حق ادا کر ہی نہیں سکتا۔

میں نے پہلے آپ کو ایک واقعہ سنایا تھا اب

ایک اور واقعہ سناتا ہوں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک دفعہ کسی نے کچھ مسکوائیں پیش کیں۔ آپ بہت خوش ہوئے، کیکر کی تازہ مسواکیں تھیں۔ آپؑ نے ان کو بہت پسند فرمایا لیکن معاً پوچھا یہ کہاں سے لائے ہو۔ تو مسواکیں پیش کرنے والے خادم نے عرض کیا۔ حضور! میں نے یہ فلاں کھیت میں کیکر سے کاٹی ہیں۔ آپؑ نے فرمایا وہ تو ہمارا کھیت نہیں ہے۔ تم نے اس کے مالک سے پوچھا نہیں اس لئے یہ مسکوائیں لے جاؤ، یہ میرے لئے جائز نہیں۔

بظاہر بڑی معمولی بات ہے۔ کیونکہ آج کل مسکوائیں تو درکنار لوگوں کے پورے کیکر ہی کاٹ لئے جاتے ہیں۔ آندھیوں سے جب درخت ٹوٹتے ہیں تو لوگ سمجھتے ہیں سب کا حق ہو گیا ہے خاص طور پر بنگلہ دیش میں، جب وہ مشرقی پاکستان تھا۔ ہمیں اس کا تجربہ ہوا۔ وہاں ایک بہت خطرناک طوفان آیا تھا۔ غالباً یہ ۱۹۶۲ء کی بات ہے۔ اس طوفان کی وجہ سے بے شمار درخت ٹوٹے تھے۔ میں ان دنوں وہاں گیا ہوا تھا

طوفان کے ختم ہونے کے وقت

یا جب وہ نرم پڑا ہم نے باہر نکل کر دیکھا، موٹر پر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا سڑک پر قدم قدم پر درخت گرے پڑے تھے لیکن مشکل یہ تھی کہ مسجد میں ہمارا پہنچنا ضروری تھا۔ وہاں پہلے سے APPOINTMENT تھی۔ بھائی ظفر جن کے ہاں میں ٹھہرا ہوا تھا ان سے میں نے کہا اب کس طرح جائیں گے۔ انہوں نے کہا فکر نہ کرو تھوڑی دیر کے بعد سب سڑکیں صاف ہو جائیں گی۔ ان کو اس جگہ کا تجربہ تھا۔ چنانچہ بمشکل کوئی نصف گھنٹہ گزرا ہوگا کہ انہوں نے کہا باہر نکلو تو سہی۔ ہم موٹر پر روانہ ہوئے تو مسجد تک پہنچتے پہنچتے سڑک پر ایک بھی درخت نظر نہ آیا۔ جس طرح کیڑیاں مٹھائی پر نکلتی ہیں اس طرح لوگ آناً فاناً نکلے اور سارے درخت غائب کر گئے۔

پس امانت ضائع ہونے کا جو نقشہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھینچا تھا وہ بھی نظر آیا کہ درخت غائب ہو رہے ہیں اور جب وہ امین آیا جس کے سپرد دوبارہ امانتیں سپرد کی جانی تھیں تو مسکوائیں غائب ہونا بند ہو گئیں۔ کتنا فرق ہے، یہ تھا وہ وجود جسے دوبارہ امانتوں کو زندہ کرنے کا کام سپرد کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت چھوٹی باتوں میں احتیاط کی تعلیم دیا کرتے تھے اور بہت چھوٹی باتوں میں احتیاط فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپؑ آرام فرما رہے تھے اور سید فضل شاہ صاحب آپؑ کے پاؤں دبا رہے تھے۔ تو دباتے دباتے آپؑ کے کوٹ کی جیب پر ہاتھ پڑا تو اندر سے ٹھیکریوں کی آواز آئی۔ انہوں نے سمجھا کہ کوئی بچہ جیب میں ڈال گیا ہے، آپؑ کو پتہ نہیں لگا۔ انہوں نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹھیکریاں نکالیں اور باہر پھینکنے لگے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھ کھل گئی۔ آپؑ نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہیں؟

انہوں نے کہا۔ میں نے یہ ٹھیکریاں نکالی ہیں تاکہ باہر پھینک دوں۔ آپؑ نے فرمایا بالکل نہیں۔ واپس جیب میں ڈال دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ میرے محمود کی امانت ہے

وہ میرے پاس امانت رکھوا گیا تھا، واپس آئے گا تو پوچھے گا اور جب ٹھیکریاں نہیں پائے گا تو کہے گا یہ کیسی امانت کا حق ادا کرتے ہیں۔ یعنی میرے بیٹے پر کیا اثر پڑے گا کہ ساری دنیا کو امانت کی تعلیم دے رہے ہیں اور بچے کی ٹھیکریاں بھی نہیں بچا سکے۔

پس یہ وہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جو حقیقت میں انسان کو امانت کے راز بتاتی ہیں۔ یہ ٹھیکریاں لعل و جواہر سے بڑھ جاتی ہیں جب امین کی جیب میں جاتی ہیں۔ اگلی نسلوں کی امانت کی حفاظت کرتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو امانت کا اپنا حق ادا کر دیا۔ کیا ہم اس حق کو ادا کر رہے ہیں جو ہم پر عائد ہوتا ہے۔ کیا ہم میں بھی کوئی ملک شاہ موجود ہے جو سینکڑوں سال گزرنے کے بعد بھی اس باریکی سے امانت پر نگاہ کرے۔ اگر ایسے لوگ کم ہیں تو خوب یاد رکھیں کہ آج کے زمانہ میں جو امانت کا حال ہے۔ آج زمانہ کو ایک ملک شاہ کی ضرورت نہیں ہے، آج تو جماعت کو لاکھوں ملک شاہ پیدا کرنے پڑیں گے تب یہ جہاد، اسلام کے حق میں کامیاب جہاد کے طور پر آگے بڑھایا جائیگا۔

اسلامی خلق نے اس میدان میں بہت شکست کھائی ہے۔ اتنے دکھ کے مناظر ہیں کہ مشرق اور مغرب میں سب سے زیادہ خیانت مسلمان ممالک میں نظر آرہی ہے۔ اتنے دکھ کا مقام ہے کہ وہ جو ساری دنیا کے امین بنائے گئے تھے آج ساری دنیا ان پر ہنستی ہے اور کہتی ہے یہ دیکھو خائن لوگ۔ پس اس کھوئی ہوئی بازی کو ہم نے جیتنا ہے اور اس پانسے کو پھر پلٹنا ہے۔ یہ کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم

امانت کے باریک تقاضوں

کو پورا کریں، خدا کی محبت کی نگاہیں ہم پر پڑیں اور اللہ تعالیٰ آسمان سے یہ کہے کہ اے امین کے غلامو! تم نے امین حق کو خوب ادا کر دیا، خوب ادا کر دیا اور خوب ادا کر دیا، اب میرے حضور تم حاضر ہو گے تو میں تمہیں پیار اور محبت سے نوازوں گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

سالانہ مرکزی تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۳ اپریل بروز جمعہ تا مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء ایوان محمود ربوہ میں سالانہ تربیتی کلاس منعقد ہوگی (انشاء اللہ تعالیٰ)

قائدین علاقہ و اضلاع اور قائدین مجالس دعاؤں اور مسلسل کوشش سے کام لے کر تمام مجالس سے اس کلاس کے لئے نمائندے تیار کریں اور نمائندگان کی فہرستیں مرکز میں ارسال کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ والسلام

خاکسار: محمود احمد
(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"اخبار احمدیہ" (صفحہ اول سے آگے)

ہمارے ملک میں بھی بارش کی رحمت نازل کرے۔

حضور نے بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ کو تباہ کرنے کی یہودی مسعود کی ایک اور کوشش کا ذکر کر کے شعائر اللہ کی حفاظت کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی اور اس بارہ میں احباب جماعت کو خصوصی دعائیں کرنے کی پرزور تحریک فرمائی۔ اس بارہ میں حضور کے ارشادات کا خلاصہ صفحہ اول پر علیحدہ ہدیہ قارئین کیا گیا ہے۔

مقابلہ مضمون نویسی

اطفال الاحمدیہ مرکزیہ سہ ماہی دوم ۱۹۸۳-۸۴ء

امسال سہ ماہی دوم کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "حضرت مسیح موعودؑ کا بچوں سے حسن سلوک" مقرر کیا گیا ہے۔ ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ اطفال سے مضمون لکھوا کر مرکز کو بھجوائیں۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

خطبہ نکاح

نکاح کے وقت جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان کا خلاصہ تقویٰ ہی ہے

ان میں ماضی حال اور مستقبل کے تعلق میں پانچ مرتبہ تقویٰ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

بتاریخ ۲ دسمبر ۱۹۸۳ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم۔ اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

(نوٹ: یہ خطبہ نکاح صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے)

خطبہ و آیات مسنونہ کے بعد فرمایا:

آج میں جن دو نکاحوں کے اعلان کے لئے کھڑا ہوا ہوں ان دونوں کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے بھی ہے اور بعض دوسرے بزرگ اصحاب کے خاندان سے بھی جو

جماعت میں ایک خاص مقام اور مرتبہ

رکھتے تھے۔

پہلا نکاح جس کا میں ابھی اعلان کروں گا وہ برادرم عزیزم مکرم مرزا حنیف احمد صاحب کی بچی عزیزہ مینا مبارکہ بیگم صاحبہ کا ہے۔ یہ نکاح میرے بھائی مکرم محترم مرزا انور احمد صاحب کے بیٹے عزیزم مکرم مرزا احسن احمد صاحب سے پندرہ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ دوسرا نکاح میری ہمشیرہ مکرمہ محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ اور میرے بہنوئی مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کے بیٹے عزیزم میاں ظہیر الدین منصور احمد صاحب کا میرے خالہ زاد بھائی مکرم محترم سید عبداللہ شاہ صاحب کی بیٹی رضوانہ کے ساتھ پچپن ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ یہ دونوں خاندان جن کے بچے اور بچیوں کا نکاح پڑھانے کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق رکھتے ہیں جسمانی طور پر بھی اور روحانی طور پر بھی اور یہ تعلق ایک دیرینہ تعلق ہے۔ دوسرا حصہ جو ہے وہ بھی اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاندانی رشتوں سے تو منسلک ہے لیکن پھر بھی خاندان سے باہر ہیں۔ اس پہلو سے وہ جسمانی طور پر تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی براہ راست اولاد نہیں کہلا سکتے لیکن اس میں شک نہیں کہ ان کے آباء جماعت میں ایک بہت بڑا مقام رکھتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک گہرا عاشقانہ تعلق تھا۔

سید عبداللہ شاہ صاحب کے نانا

حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشق صادق تھے اور ان کی نانی بھی عقیدت میں ایک خاص مقام رکھتی تھیں۔ ان میں حیرت انگیز تعلق محبت پایا جاتا تھا۔ میں نے بچپن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اپنی نانی کو تو نہیں دیکھا لیکن اپنے نانا کو تو دیکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام اور محبت سے آنسو رواں ہونا یہ ایک ہی چیز تھی۔ بے انتہا پیار اور عقیدت اور محبت تھی اور وہی عقیدت انہوں نے اپنے بچوں میں بھی پیدا کی۔ ہماری خالہ جن کی یہ اولاد ہیں بزرگ صاحب کہلاتی تھیں وہ جوانی میں بیوہ ہو گئی تھیں لیکن نہایت ہی نیک پاکیزہ صفت اور تہجد گزار خاتون تھیں جس کی وجہ سے ان کا نام بزرگ صاحب پڑ گیا تھا۔ خاندان کے اکثر بزرگ بھی ان کو دعا کے لئے کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی دعائیں بہت قبول ہوتی تھیں۔

ہمارے دو لہا بھائی میاں عبدالرحیم احمد صاحب کے والد پروفیسر علی احمد صاحب بھی بڑے بزرگ اصحاب میں سے تھے اور وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص عشاق میں سے تھے انہوں نے ۱۸۹۳ء میں بالکل جوانی کے عالم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام سنا اور قبول کیا۔ اس وقت ان کی عمر ۱۶ سال کی تھی اور ان کے والد احمدی نہیں ہوئے۔ چنانچہ انہوں نے قبول احمدیت کی وجہ سے بہت تکلیفیں اٹھائیں اور

غیر معمولی صبر کا نمونہ

دکھایا اپنے والد کی محبت ایک طرف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق دوسری طرف اور کبھی بھی اپنے ایمان پر ایک ذرہ بھر آنچ نہیں آنے دی۔ چنانچہ ان کو بھی میں نے قریب سے دیکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور عبادت کا شوق یہ دو چیزیں ان میں خاص طور پر نمایاں تھیں بعض دفعہ ہم سندھ جا کر اپنی ہمشیرہ کے پاس ٹھہرا کرتے تھے یہ ان دنوں کی بات ہے جب میاں عبدالرحیم احمد صاحب سندھ کی زمینوں کے انچارج تھے ان کے ابا جان بھی وہاں ہوتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ہمیشہ صبح کی نماز کے وقت بلکہ اس سے بھی کچھ پہلے ان کی آواز ہمیں جگایا کرتی تھی اور مجھے یہ بھی اچھی طرح یاد ہے کہ وہ غالب کا یہ مصرعہ پڑھا کرتے تھے ؎

اٹھئے بس اب کہ لذتِ خوابِ سحر گئی

اور اس طرح وہ ارد گرد پھرتے رہتے تھے اور جب تک بچوں کو جاگ نہیں آجاتی تھی یہی مصرعہ بار بار دہرایا کرتے تھے۔ اس شعر کا پہلا مصرعہ تو نہیں پڑھتے تھے جس میں بادہ شبانہ کی سرمستیوں کا ذکر ہے وہ تو تھی نہیں مگر لذتِ خوابِ سحر کے گزر جانے کا ذکر ضروری کیا کرتے تھے۔ انہوں نے بڑی پیار کرنے والی طبیعت پائی تھی۔ بچوں کی بڑی محبت سے تربیت کیا کرتے تھے۔

خاندان کا جو دوسرا حصہ ہے اس کے تعارف کی کوئی ضرورت نہیں ہے سب جانتے ہیں۔

یہ ذکر میں نے اس لئے کیا ہے کہ یہ دونوں چشمے مل رہے ہیں، پہلے بھی مل چکے ہیں اور ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکیزہ اولاد پیدا ہو چکی ہے۔ ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان چشموں کو ہمیشہ پاک اور مطہر رکھے اور نسلاً بعد نسلٍ ان میں تقویٰ باقی رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر مجھے بہت پیارا لگتا ہے ؎

یہ ہوئیں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا

اس شعر میں آپ نے تقویٰ کو وقتِ واپسی کے ساتھ ملا دیا ہے۔ فرماتے ہیں جاتے جاتے جب میری نظر ان پر پڑے تو مجھے ان کا تقویٰ نظر آ رہا ہو۔ یہ تقویٰ کے ساتھ بہت ہی گہرے عشق اور دل کی خاص کیفیت کا نام ہے جس کے بغیر یہ شعر کہا نہیں جا سکتا۔ میری یہ دعا ہے کہ ہم میں سے جب بھی کوئی جا رہا ہو اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح کی محبت کی نظریں پڑ رہی ہوں اور ہماری وفات کے وقت ہم سب کا تقویٰ ہی دیکھ رہے ہوں۔

یہ جو نکاح کے وقت آیات پڑھی جاتی ہیں ان کا خلاصہ بھی تقویٰ ہی ہے۔ ان میں پانچ مرتبہ

تقویٰ کی طرف توجہ

دلائی گئی ہے ماضی کے تعلق میں بھی، حال کے تعلق میں بھی اور مستقبل کے تعلق میں بھی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ان پانچ سائن بورڈز کے نیچے سے جو سر جھکا کر نکل جائے اس کے لئے خوشیاں ہی خوشیاں ہیں۔ سارے غم ان سے باہر رہ جاتے ہیں۔ سب فکر ان کے پیچھے ہیں۔ ان گیٹوں میں سے جو انسان پانچ مرتبہ تقویٰ کے ساتھ خدا کے حضور سر جھکا کر آگے نکلتا ہے۔ وہ دنیا کے سارے فکر، سارے غم اور سارے دلدر پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔

پس ان آیات کے مضمون پر غور کیا جائے تو دولہا اور دلہن کے لئے اس سے بڑی خوشخبری اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ وہ اللہ کے فضل سے دنیا کے سجائے ہوئے گیٹوں میں سے نہیں گزر رہے بلکہ وہ قرآن کے سجے ہوئے گیٹوں میں سے گزر رہے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے سجایا ہے۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے یہ موقع بہت مبارک فرمائے اور نسلاً بعد نسلٍ ان میں تقویٰ زندہ رکھے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے ان رشتوں کے بہت ہی بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت دعا کروائی۔

بیوت الحمد منصوبہ کیلئے نمایاں قربانی

بیرون پاکستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مندرجہ ذیل مزید احباب و خواتین نے بیوت الحمد منصوبہ کے لئے ایک ایک لاکھ روپے کے برابر وعدہ کیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں بے حد برکت ڈالے اور دائمی خوشیاں عطا کرے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

۱۔ مکرم چوہدری انوار احمد کاہلوں صاحب برطانیہ
۲۔ " محمد اسلم جاوید صاحب مع اہل و عیال "
۳۔ " عبدالباقی ارشد صاحب "
۴۔ " چوہدری شاہ نواز صاحب "
۵۔ " آفتاب احمد خان صاحب "
۶۔ " غلام نبی ظفر صاحب "
۷۔ مکرم عباس خان صاحب لندن
۸۔ " سعید احمد خان صاحب "
۹۔ " قمر الدین امینی صاحب "
۱۰۔ مکرمہ امۃ المجید چوہدری صاحبہ نائیجیریا
۱۱۔ مکرم رشید احمد ملک صاحب حال دارالعلوم ربوہ
(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

"یوم مصلح موعود"

۲۰ فروری بروز پیر "یوم مصلح موعود" کا مبارک دن آ رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ اس روز خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان پیشگوئی "مصلح موعود" کو پورے شوق اور اہتمام سے منائیں۔ مقامی طور پر اس روز جلسے کریں جن میں پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔

جماعتیں اپنی سہولت کے پیش نظر ۲۰ فروری کی بجائے اس کے نزدیک کسی دوسرے دن بھی یہ تقریب منا سکتی ہیں۔ جلسہ کی کارروائی کی تفصیلی رپورٹ نظارت ہذا کو بھیجی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

عِدَةُ الْمُؤْمِنِ كَاَخْذِ الْكَفِّ (حدیث نبوی)
مومن کا وعدہ ایسا ہی سچا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں دیدی جائے

درخواستِ ہائے دعا

۔۔ خاکسار کی اہلیہ ایک حادثہ کی بناء پر زخمی ہو گئی ہیں نیز خاکسار ایک مقدمہ کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ خاکسار کی اہلیہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور خاکسار کو جملہ پریشانیوں سے نجات دے۔

(محمد مبارک احمد میر ناصر آباد ربوہ)

۔۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی ملک مشتاق احمد صاحب انور آف بوچھال کلاں ضلع جہلم معہ اہل و عیال جلسہ سالانہ پر تشریف لائے تھے یہاں ہی زلزلہ کا اور معدے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہو گئے۔ باوجود علاج کے ابھی تک کوئی افاقہ نہیں۔

(ملک بشیر احمد اعوان انسپکٹر وقف جدید دارالیمن غربی ربوہ)

۔۔ ابھی ۳ بجے شام لاہور سے ٹیلیفون آیا ہے کہ مکرم محمد ابراہیم خان کا پتے کا اپریشن ہونے والا ہے۔

محمد ابراہیم خان رحمن پورہ لاہور

احباب ان سب کیلئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

خاکسار بعض وجوہات کی بنا پر پریشان ہے۔ احباب جماعت سے مخلصانہ دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان سب سے نجات دلائے۔ (آمین ثم آمین)

(عبدالوہاب خان قمر - ڈیرہ غازی خان)

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص و مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار - فیصل آباد

ٹیلکس SI. LPK 4341
ملز ۲۷۹۴۶ ۴۱۵۵۰
آفس ۲۲۴۸۳ ۲۷۶۱۶
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
امپورٹر - ایکسپورٹر
مقبول روڈ فیصل آباد
سفینہ بوسکی پرنٹ، فلیٹ رنگدار
ڈبل جارجٹ پرنٹ، فیرون روبر پرنٹ
پردہ کلاتھ، پاپلین، لون وائل،
جاذب نظر، دیدہ زیب، ہر گھر کی پسند
آفس مندر گلی ریلبازار فیصل آباد

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس شال ہاؤس
۸۵ - انارکلی لاہور
الفردوس شال ہاؤس لاہور
فون گھر ۵۳۷۰۳
دوکان ۳۲۴۴۴۸

نعیم جنرل سٹور
مین بازار شیخوپورہ
ہر قسم کا سامان دستیاب ہے
پروپرائٹر: نعیم احمد قاضی

مجید ہاؤس رہائشی منصوبہ
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
باقاعدہ منظور شدہ
ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
ممبر ایریا ربوہ

ناغہ: بروز اتوار
سوزوکی سروس ڈیلرز
منی موٹرز سروس کشاپ
سندھ انجینئرنگ لمیٹڈ گلبرگ ۳ لاہور فون ۸۸۲۴۰۴
(جاپانی گاڑیوں کے ماہر)

مالکانِ بھٹہ خشت متوجہ ہوں
بھٹہ خشت کے لئے بلوچستان کا بہترین کوئلہ مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
ایم - احمد اینڈ کمپنی
(کالری اونرز)
2-13/4 شارع عدالت کوئٹہ (بلوچستان)
فون: کوئٹہ: دفتر 73048، گھر 73018
لاہور: دفتر 56836، گھر 306236

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
ھوالناصر
کراچی میں
معیاری سونے کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
فون نمبر ۶۱۷۰۶۹
۱۶ - خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری، شمالی ناظم آباد
کراچی

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
فون نمبر ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش: ۴۱۸۶۴۵
۱۰ - اشادمان کالونی لاہور
۱۱۱ - فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔
۱۲ - ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔
چوہدری ایم اے
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱ - سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ❖ چوک سرزیہ کا ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت
- جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونیکا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈنٹل کلینک
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
فون ۵۴۳

نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے
شبیر اپٹیکل سروس

جاپان سے کاروبار کے متمنی حضرات متوجہ ہوں
- جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء اور - ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ ایکسپورٹ کیلئے
ہماری خدمات حاضر ہیں
Minochan CORPORATION
3-12-2-101 SHIMOMEGURO MEGURO-KU
cable :- MINOCHANN TOKYO | TOKYO-153 - JAPAN

ھو الشافی
عورتوں اور بچوں کے امراض کیلئے
المبارکہ میٹرنٹی ہوم اینڈ کلینک
"المبارکہ" ڈگری کالج روڈ
دارالعلوم غربی ربوہ
گھر پر یا میٹرنٹی ہوم میں
چوبیس گھنٹے سروس میسر ہے

ھو الناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
ایئر کنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی
پروپرائٹرز ——— میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

ہومیو پیتھک و بایو کیمک ادویات
معیاری مدر ٹنکچرز و پوٹینسیاں
۶ - ۳۰ - ۲۰۰ - ۱۰۰۰ - ۱۰,۰۰۰ سے لاکھ طاقت تک۔ جرمنی سیلڈ ادویات، ملک شوگر گولیاں، ٹکیاں اور ہومیو پیتھک و بایو کیمک کتب پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں۔
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

خصوصی رعایت
شکور پارک ہاؤسنگ سکیم
ربوہ میں بارہ فیصد رعائت کے بعد جو قیمتیں رہ گئی ہیں۔ اس قیمت سے نقد ادائیگی کرنے والے دوستوں کو پانچ فیصد خصوصی رعائت
شکور پارک
میں پختہ سڑکیں، مین نالیاں۔ پلیاں۔ مکمل ہو چکی ہیں۔ نیز میٹھا پانی ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے پہنچ چکا ہے۔ عنقریب بفضلہ تعالیٰ بجلی بھی پہنچ جائے گی۔ سوئی گیس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔
شکور پارک
ایک طرف مسجد اقصیٰ اور محلہ دارالرحمت شرقی ب کی چالیس فٹ چوڑی سڑک پر واقع، چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ بہت اچھا موقع ہے۔
بہترین رہائشی منصوبہ
اس سے اچھا موقع آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ دوست احباب فائدہ اٹھائیں۔
: رابطہ کے لئے :
پروپرائٹر: حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ
: فون نمبر: 416 :

ھو الشافی
مایوس و پریشان مریض
جو ہر قسم کا علاج کرو کر مایوس ہو چکے ہوں اپنے مرض کی مکمل علامات لکھ کر GERMAN اور AMERICAN ہومیو پیتھک ادویات سے بذریعہ ڈاک علاج کروانے کے لئے ہمارے CLINIC میں تشریف لائیں۔
HOMOEOPATHIC Dr.S.A.RAHMAN R.M.P
ہمدردانہ مشورہ، بہترین تشخیص اور کامیاب سائنٹفک علاج
کیلئے پتہ یاد رکھیں
شاہ ہومیو پیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں
یہاں پر ہر قسم کی گرل، کھڑکیاں، گیٹ، چارپائیاں، شیڈ، دروازے اور شٹر کے تسلی بخش کام کیلئے ہم سے رجوع فرمائیں
انصاف سٹیل ڈیکوریٹڈ ورکس
اقصیٰ چوک ربوہ پروپرائٹر: اعجاز احمد

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُرامید و احد علاجگاہ
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
ھو الشافی
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس - ۲۲۲
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ